۲ رَبِیْعُ الْاٰخِر ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت (قسط: 92)

بچّوں کو عِطر لگانا کیسا؟

- چھوٹے بچّے کا اذان دینا کیسا؟ 03
- فوڈ اِنڈسٹریز میں مکھی مار اِسپرے کرنا کیسا؟ 09
- زندہ مچھلی کو کاٹنا کیسا؟ 13
- مزار پر دُعا کیوں مانگتے ہیں؟ 19

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

مُحَمَّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بچّوں کو عِطْر لگانا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُلِ صراط پر نُور ہے۔ جو روزِ جُمعہ مجھ پر 80 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اُس کے 80 سال کے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچّوں کو عِطْر لگانا کیسا؟

سُوال: مغرب کے بعد عِطْر لگانا کیسا؟ نیز کیا چار سے پانچ سال کی عُمر کے بچّوں کو عِطْر لگا سکتے ہیں؟

جواب: مغرب کے بعد عِطْر لگایا جا سکتا ہے۔ دِن رات میں کوئی ایسا وقت نہیں جس میں عِطْر لگانا منع ہو۔ چار پانچ سال کی عمر کے بچّوں، بلکہ چار پانچ دن کے بچّوں، یہاں تک کہ ایک دن کے بچّے کو بھی عِطْر لگا سکتے ہیں۔ یہ غَلَط، غَلَط اور غَلَط اَفواہ ہے کہ مغرب کے بعد خوشبو لگانے سے یا بچّے کو خوشبو لگانے سے جنّات پکڑ لیتے ہیں یا لِپٹ جاتے ہیں، ایسا کچھ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جنّات خوشبو کی ساری دُکانیں لوٹ لیتے۔ معلوم نہیں اُن کو خوشبو پسند بھی ہے یا نہیں؟ فرشتوں کو تو خوشبو پسند ہے۔[3] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مُفتی صاحب نے فرمایا:) خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند (مولانا احمد مُقَدَّم رَضَوی نُوری صاحِب) کا بیان ہے کہ حُضُور مفتیِ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: بُری اور بدبودار چیزوں کی وجہ

---

1. ...... یہ رِسالہ ۲ رَبِیْعُ الآخِر ۱۴۴۱ھ بمطابق 29 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرَتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. ...... فردوس الأخبار، باب الصاد، ۲/۳۲، حدیث: ۳۶۳۰۔
3. ...... حاشیة السندی بشرح سنن النسائی للسیوطی، کتاب عِشرة النساء، باب حب النساء، ۷/۶۲، تحت الحدیث: ۳۹۳۹۔

www.dawateislami.net

سے جنّات چمٹتے ہیں، خوشبو وغیرہ کی وجہ سے نہیں چمٹتے۔ مغرب کے بعد کچھ دیر کے لئے بچّوں اور عورتوں کو باہر نکلنے سے روکنے[1] کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اُنہیں یا تو وہ دُعائیں یاد نہیں ہوتیں جو انہیں ایسی مخلوق سے بچائیں، دوسرا اُن کے اندر پاکی کا اِتنا اِہتمام نہیں ہوتا جس کی وجہ سے جنات وغیرہ چمٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

اَلکُحَل والا پرفیوم اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا اَلکُحَل (Alcohol) والے پرفیوم (Perfume) استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: اَلکُحَل والا پرفیوم اِستعمال کرنے کے حوالے سے عُلَما کا اِختِلاف ہے۔ کچھ عُلَما منع فرماتے ہیں کہ ”یہ ناپاک ہے اور نہیں لگانا چاہیے۔“ ہمارے ”دارالافتاء اہلسنّت“ کا موقف یہ ہے کہ ”اَلکُحَل والا پرفیوم پاک ہے، اِسے لگانے میں کوئی حَرَج نہیں ہے اور اِسے لگا کر نماز پڑھنے میں بھی کوئی حَرَج نہیں ہے۔“[2] البتہ جس چیز میں عُلَما کا اِختلاف ہو اُس سے بچنا بہتر ہوتا ہے۔[3] اگر کوئی اَلکُحَل والے پرفیوم سے بچتا ہے تو اچھا ہے، اُس کو بُرا بھلا نہ کہا جائے، یہ تقویٰ ہے۔

ناپاک شخص اپنے کپڑے دھو سکتا ہے؟

سُوال: جو شخص ناپاک ہو کیا وہ اپنے کپڑے دھو سکتا ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جس شخص پر غسل فرض ہو وہ اپنے کپڑے دھو سکتا ہے۔ ناپاک آدمی کا پسینہ اور کپڑے پاک ہی ہوتے ہیں،[4] البتہ جتنے حصّے پر ناپاکی لگی ہوئی ہو اُتنی جگہ دھو کر پاک کرلی جائے۔

---

1 ...... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب رات کا شروع حصّہ ہوجائے یا تم شام پاؤ تو اپنے بچّوں کو روک لو، کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں۔ پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو بچّوں کو چھوڑ دو اور دروازے بند کردو اور اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، ۲/ ۳۹۹، حدیث:۳۲۸۰) حکیم الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان سے مراد مُوذی جنّات اور موذی اِنسان دونوں ہیں۔ شام کے وقت ہی بچّوں کو اغواء کرنے والے زیادہ پھرتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: معلوم ہوا جنّات و شیاطین کا اثر بچّوں پر زیادہ ہوتا ہے اس لیے بچّوں کو نکلنے سے روکا گیا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۸۵)

2 ...... فتاویٰ اہلِ سنّت غیر مطبوعہ، فتویٰ نمبر: 1-4683۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳/ ۲۵۱۔

4 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ۱/ ۴۲۴۔

www.dawateislami.net

جس پانی میں مکھی مچھر مر جائیں اُس سے وُضو کرنا کیسا؟

سُوال: جس پانی میں مکھی یا مچھر مر جائے اُس سے وُضو کرنا کیسا؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: مکھی، مچھر، لال بیگ، کنکھجورا اور دیگر کیڑے مکوڑے اگر پانی میں مَر جائیں تو اِس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔[1] اگرچہ اُس پانی سے طبعی طور پر کراہت آئے گی، لیکن اُس سے وُضو کریں گے تو ہو جائے گا۔ اگر کسی کا ایسے پانی سے وُضو کرنے کا دِل نہیں کرتا تو اُس کی بات ماننے میں حَرَج نہیں ہے، اُس کی مان لینی چاہیے۔ البتہ اگر کوئی ایسا جانور مَر جائے جس میں بہتا خون ہوتا ہے، جیسے چھپکلی اور چوہا وغیرہ، تو اب وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔[2]

جوابِ اَذان میں انگوٹھے نہ چُومے تو جواب ہو جائے گا؟

سُوال: اگر اَذان کا جواب دیتے وقت انگوٹھے نہ چُومے جائیں تو کیا جواب نہیں ہو گا؟[3]

جواب: اگر کوئی انگوٹھے نہیں چُومتا اور جواب میں صرف "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله" کہہ دیتا ہے تب بھی جواب ہو جائے گا۔ انگوٹھے چومنا مزید فضیلت والا کام ہے۔

چھوٹے بچّے کا اَذان دینا کیسا؟

سُوال: کیا چھوٹے بچّے بھی اَذان دے سکتے ہیں؟

جواب: جو بچّہ اَذان کو سمجھتا ہو اور دُرُست اَذان دے سکتا ہو تو وہ دے سکتا ہے۔[4]

فرض نَماز سے افضل عمل کوئی نہیں

سُوال: گیارہویں شریف کے رَحمتوں والے مہینے میں کون سا افضل عمل زیادہ کرنا چاہیے؟

---

1 ...... فتاوی ھندیة، کتاب الطھارة، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، ۱/۲۴۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۷۶۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی أذان الجوق، ۲/۷۳۔

جواب: فرض نماز سے اَفضل کوئی عمل نہیں ہے۔[1] مسلمان کو تو سارا سال ہی باجماعت فرض نماز پڑھنی ہے، لہٰذا گیارہویں شریف کے مہینے میں مزید اِحتیاط کریں اور فرض نمازیں پُوری پڑھیں۔ بعض جگہوں پر گیارہویں شریف کے مہینے میں عُموماً نیاز کو ترجیح ہوتی ہے۔ میں ایک زمانے سے یہی کہہ رہا ہوں کہ ”ہم نیازی تو ہیں، یعنی نیاز کرتے بھی ہیں اور کھاتے بھی ہیں، مگر پہلے نمازی ہیں۔“ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نمازیں پڑھی ہیں، جب ہی یہ مرتبہ مِلا ہے، کوئی بے نمازی وَلی بن ہی نہیں سکتا۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک رات میں 1000 نوافل پڑھتے تھے،[2] یہ بھی آپ کی کرامت تھی۔ عام آدمی 1000 نوافل ایک رات میں پُورے نہیں کر سکتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لئے رات پھیل جاتی تھی۔ بہر حال! جماعت سے نمازوں کا اِہتمام کیجئے۔ یُوں سمجھئے کہ جس نے جماعت سے پانچوں وقت کی نماز پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ سے پڑھ لی اُس نے سارے وظائف کر لئے۔ دیگر وظائف کی اپنی اَہمیت ہے، لیکن وہ زیادہ سے زیادہ مستحب ہیں۔ جبکہ جماعت واجب ہے،[3] تکبیرِ اُولیٰ افضل ہے اور اَحادیثِ کریمہ میں پہلی صف کے بھی فضائل آئے ہیں اور اس کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔[4] ”سب سے اعلیٰ دَرَجے کا وظیفہ پانچوں وقت کی نَماز تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنا ہے۔“ بے چاری عورتوں کی نَماز کا بھی کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، کہیں جارہی ہیں تو سوچتی نہیں ہیں کہ جا تو رہی ہوں، باہر نماز کا کیا ہوگا!!

ہم لوگ بھی سَفَر کرتے ہیں، لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ راستے میں اُتر کر نمازیں پڑھتے ہیں یا ایسے وقت میں سَفَر ہی نہیں کرتے جس میں کوئی نماز آئے۔ ہوائی جہاز کا سفر کرنا ہو تو اُس میں بھی ہمارا یہ ذِہن بنا ہوا ہے کہ Flight (پرواز) وہ لیں جس کے درمیان میں نماز نہ آئے، کیونکہ ہوائی جہاز میں وُضو کرنا اور نماز پڑھنا بڑا مشکل کام ہے، وُضو کے لئے

---

1 ...فردوس الأخبار، باب الألف، ١٠٨/١، حدیث: ٦٢١ ماخوذاً۔

2 ... تفریح الخاطر (مترجم)، ص١٠٨۔

3 ...در مختار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ٢/٣٤٠۔

4 ...رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اَذان دینے اور پہلی صف میں بیٹھنے کا کتنا اَجر ہے اور انہیں قرعہ اندازی کرنے کے سِوا ان کاموں کا موقع نہ ملے تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں گے۔

(بخاری، کتاب الأذان، باب الاستھام فی الأذان، ١/٢٢٤، حدیث: ٦١٥)

اِتنی سی ڈِبیا ہوتی ہے اور بیسن کے ساتھ ہی کموڈ (Commode) ہوتا ہے، صحیح طرح وُضو ہو نہیں پاتا، نَل کی بھی عجیب وغریب ٹیکنیک ہوتی ہے، بار بار دَبانا پڑتا ہے یا سینسر (Sensor) لگا ہوا ہوتا ہے، اُنگلی بھی دھونی ہو تو بالٹی جتنا پانی ضائع ہو جاتا ہے، بہت خُون جلتا ہے۔ اب تو سینسر گھر گھر میں آ گیا ہے۔ پیسے زیادہ ہیں تو کہیں نہ کہیں اُن کو کھپانا تو ہے، اِس لئے اِس طرح کا خرچہ کرتے ہیں جس سے آسانی مِلنے کے بجائے اُلٹا پریشانی ہوتی ہے، کیونکہ نئی ٹیکنیک سب نہیں جانتے۔ ایسی چیز ہونی چاہئے جو سب کو سمجھ آ جائے۔

کینہ سے بچنے کا طریقہ

سُوال: کینہ کسے کہتے ہیں؟ اور اِس سے کیسے بچا جائے؟ (تُرکی سے سُوال)

جواب: دِل میں چھپی ہوئی دُشمنی کو کینہ کہا جاتا ہے۔[1] کینہ سے بچنے کے لئے کینہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور اِس کے نقصانات جاننا ضروری ہیں، بلکہ کینہ کا عِلْم حاصل کرنا فرضِ عُلوم میں سے ہے۔[2] شبِ براءَت میں بہت سارے گُناہ گاروں کی بخشش ہوتی ہے، لیکن جس کے دل میں بلاوجہ کسی مسلمان کا بُغض و کینہ ہو اُس کی بخشش نہیں ہوتی۔[3] اِس بات سے کینہ کی ہَلاکت خیزی اور بربادی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے دلوں سے کینہ نکال کر اُس کی جگہ اپنے بھائیوں کے لئے محبّت پیدا کریں اور اِس کے لئے کوشش کریں۔ اگر کسی سے بُغض و کینہ ہے تب بھی آپ اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، بلکہ اُلٹا اپنی آخرت ہی بگاڑیں گے۔ دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ نے ”بُغض و کینہ“[4] کے نام سے ایک رِسالہ چھاپا ہے، اُس کا ضرور مطالعہ کریں۔

---

1 ... إحياء العلوم، كتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ۳/۲۲۳، ماخوذاً۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۵۵۲۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۶۲۴ ماخوذاً۔

3 ... ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۲/۱۶۱، حدیث: ۱۳۹۰۔

4 ... یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف ”المدينة العلمية“ کی پیش کش ہے اور اِس کے 83 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں کینہ کی تعریف، مسلمانوں سے کینہ رکھنے کا حکم، بُغض و کینہ کی ہلاکت خیزیاں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے بُغض و عداوت رکھنے کا انجام اور بُغض و کینہ جیسے مُہلِک مرض میں مبتلا ہونے کے اَسباب اور اِس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے ذِکر کئے گئے ہیں۔

www.dawateislami.net

ساس، داماد کی عزّت نہ کرے تو بیوی کیا کرے؟

سُوال: اگر کوئی ساس اپنے داماد کی عزّت نہ کرے تو بیوی کو کیا کرنا چاہیے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: داماد چاہتا کیا ہے؟ کس طرح کی عزّت چاہتا ہے؟ وہ جانے اُس کی بیوی جانے۔ ساس سے کیا کام! ظاہِر ہے کہ ساس بھی ایک عورت ہے، اگرچہ حُرمتِ مُصاہَرت کی وجہ سے اُس سے پردہ نہیں ہے،[1] لیکن اُس سے فری ہونا خطرے کی گھنٹی ہے، اگر ساس جھاڑتی نہیں، گالی نہیں دیتی، بُرا بھلا نہیں کہتی اور Serious (سنجیدہ) رہتی ہے تو یہ اچھا کام ہے، اُس کی حوصلہ اَفزائی کرنی چاہیے۔ ساس کو داماد سے فری بھی نہیں ہونا چاہیے۔ جو داماد عزّت کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے وہ سمجھدار نہیں ہے، ایسا نہیں سوچنا چاہیے۔

صرف بیٹے یا صرف بیٹی سے محبّت کرنے کا نقصان

سُوال: کسی کا بیٹا اور بیٹی دونوں ہوں، تو صرف بیٹے کو محبّت دینے یا صرف بیٹی سے پیار کرنے کا کوئی نقصان ہو سکتا ہے؟

جواب: ایسا کرنا حسد یعنی Jealousy کا ذریعہ بنتا ہے اور اِس سے بُغض بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ دُشمنی ہو جائے۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔[2] حسد یہ ہوتا ہے کہ اُس کو جو نعمت ملی ہے وہ اُس سے چھن جائے۔[3] حسد کی اِتنی تعریف کافی ہے اور اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حسد کی یہی تعریف فرمائی ہے۔[4] البتہ بعض نے یہ بات بھی بڑھائی ہے کہ ”اُس سے چھن کر مجھے مِل جائے۔“[5] حسد ایک بُری بَلا اور باطنی مرض ہے، اِس کا علاج کرنا چاہیے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ نے ”حَسَد“[6] کے نام

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۳۵۔

2 ...... أبو داؤد، کتاب الأدب، باب الحسد، ۴/ ۳۶۰، حدیث: ۴۹۰۳۔

3 ...... إحیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد... إلخ، ۳/ ۲۳۴۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۵۷۹۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۲۸۔

5 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثالث والعشرون فی الغیبۃ والحسد... إلخ، ۵/ ۳۶۳۔

6 ...... یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف ”المدینۃ العلمیۃ“ کی پیش کش ہے اور اِس کے 97 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں حَسَد کی تعریف، حَسَد کی مذمت میں اَحادیثِ کریمہ، حَسَد کی مثالیں، حَسَد کے دنیوی اور اُخروی نقصانات، حَسَد اور رشک میں فرق کے ساتھ ساتھ حَسَد میں مبتلا ہونے کے اَسباب اور اِس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

www.dawateislami.net

سے ایک کتاب چھاپی ہے، اُسے خرید کر مطالعہ کیجئے۔

دیکھ بھال کر خریداری کی جائے

سُوال: خریداری کرتے ہوئے ایسا کیا کریں کہ بعد میں دُکاندار اور گاہک کا جھگڑا نہ ہو؟(رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: گاہک کو چاہیے کہ خریداری کرتے وقت دیکھ بھال کر کے لے اور دکاندار کو چاہیے کہ گاہک کو کہے: بھئی اچھی طرح دیکھ لو، بعد میں واپس نہیں لوں گا کہ آکر کہو: ”اِس میں یُوں تھا یا ذُوں تھا۔“ اِس طرح جب باہم رِضا مندی سے لین دین ہو گا تو جھگڑے کی صُورت ختم ہو جائے گی۔ البتہ اِس کے بعد بھی اگر گاہک چیز واپس لاتا ہے تو اگرچہ دکاندار پر واپس لینا ضروری نہیں ہے،[1] لیکن اگر وہ اُس کی بات رکھ کر واپس لے لے گا اور پیسے واپس کر دے گا تو اُس کا اِحسان ہو گا اور اُسے ثواب مِلے گا۔[2]

ڈیکوریشن کا سامان کبھی کالا نہ پڑنے کی گارنٹی

سُوال: ڈیکوریشن کا سامان بیچنے والے بہت سے لوگ اپنے گاہکوں کو گارنٹی دیتے ہیں کہ ”یہ کالا نہیں پڑے گا اور نہ ہی اِس پر زنگ آئے گا“ کبھی تو اِس بات پر قسم بھی کھالیتے ہیں، لیکن بعد میں ایسا ہو جاتا ہے، اُن کا ایسا کہنا کیسا؟

جواب: اگر اِس طرح بولیں کہ ”یہ چیز اِتنی مُدَّت تک کالی نہیں ہو گی“ اور واقعی ایسا ہو تب تو یہ کہنا جائز ہے، البتہ یہ کہنا کہ ”کبھی کالی نہیں پڑے گی“ اور پتا ہے کہ کالی پڑ جائے گی، تب یہ جھوٹ اور دھوکا ہو گا، اُسے توبہ کرنی ہو گی۔

تاجر حضرات دِین کا کام کیسے کریں؟

سُوال: تاجر اِسلامی بھائی دعوتِ اِسلامی کے کاموں میں کس طرح اپنا حصّہ مِلا سکتے ہیں؟

(لاہور سے آئے ہوئے ایک تاجر اِسلامی بھائی کا سُوال)

---

1 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... الخ: الفصل الاول، ۳/۶۶۔

2 ...... دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہے اُس کے اُٹھا دینے کو اِقالہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۲/۷۳۴، حصّہ:۱۱) رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پشیمان شخص سے اُس کے عقد پر اِقالہ کیا تو اللہ پاک قیامت کے دن اُس کی لغزشوں کو معاف فرمائے گا۔

(ابن ماجہ، کتاب التجارات: باب الاقالۃ، ۳/۳۷، حدیث: ۲۱۹۹)

www.dawateislami.net

جواب: تاجر کوئی الگ مخلوق نہیں ہوتے جن کے لئے یہ پوچھنا پڑے کہ ”اِن کے لئے دِین کا کام کرنے کا کوئی طریقۂ کار ہے یا نہیں؟ بہرحال! تاجِروں کو چاہیے کہ اپنے مُلازِمین کو نماز کی تاکید کریں اور تنبیہ کریں، جب کوئی نیا مُلازِم رکھنا ہو تو بے نَمازی کو مُلازِم نہ رکھیں، اِس طرح بھی باقی سب مُلازِمین ڈر کر نَماز شروع کر دیں گے۔ گاہکوں کو بھی نیکی کی دعوت دیں اور اُن سے ایسا سُلوک کریں کہ اُن پر آپ کی نیکی کی دعوت اَثر کر جائے۔ اگر آپ کی فیکٹری ہے اور مُلازِمین بھی زِیادہ ہیں تو وہاں سے اِجتماع میں شرکت کے لئے گاڑی چلائی جاسکتی ہے، خُود بھی اِجتماع میں جائیں اور مُلازِمین کو بھی لے کر جائیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خُود چمکیلی کار میں چلے جائیں اور مُلازِمین کو کسی اور گاڑی میں بھیج دیں، لیکن اگر آپ اُن کے ساتھ ہی بیٹھ کر جائیں گے تو زِیادہ اَثر پڑے گا۔ اِسی طرح حکمتِ عملی سے دِین کی تبلیغ اور نیکی کی دعوت عام کی جاتی ہے۔ شیڈول بنا کر ہر ماہ تین دن کے لئے مُلازِمین کو باری باری مَدَنی قافلے میں سَفَر کروائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اِس طرح آپ کا کام بہت آسان ہو جائے گا اور دِیانت داری و اِیمان داری کے حوالے سے اِن کی بہت ساری باتیں صحیح ہو جائیں گی، اُنہیں توبہ کی سَعادت ملے گی اور نیکیوں کی طرف رغبت پیدا ہو گی۔ خُود بھی مَدَنی قافلے میں سَفَر کریں۔ ہم سب کو جنّت پانے، نیکیوں میں اپنا وقت گزارنے اور گُناہوں سے خُود کو بچانے کی ضرورت ہے۔ سب مَدَنی قافلے کے مُسافِر بنیں اور مَدَنی اِنعامات[1] عام کریں۔ اگر آپ کی کوئی فیکٹری ہے یا بڑی جگہ ہے تو مَقامی اِسلامی بھائیوں سے مشورہ کر کے وہاں ہفتہ وار یا ماہانہ گھنٹے دو گھنٹے کے اِجتماع کی ترکیب بنالیں، دعوتِ اسلامی کے طریقۂ کار کے مُطابِق جن مُبلِّغین کا بَدَل بَدَل کر ذِمّہ داران بیان رکھوائیں اُن کا بیان خُود بھی مُلازِمین کے ساتھ بیٹھ کر سُنیں، اِس دوران سب کام بند کر دیں، مُلازِمین اِسی بہانے بیٹھ جائیں گے کہ چلو ہماری تنخواہ کی کٹوتی نہیں ہو گی اور کچھ آپ کے رُعب کی وجہ سے بھی بیٹھ جائیں گے، اِجتماع میں شرکت سے اُنہیں بھی ترغیب ملے گی اور آپ کے سب مُلازِمین، سُپر وائزر (Supervisors) اور فور مین (Foremen)

---

[1] ...... ”مَدَنی اِنعامات“ سُوال و جواب کی صورت میں شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ ہیں جو امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عطا فرمائے ہیں۔ اِسلامی بھائیوں کے لئے 72، اِسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبہ کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، بچّوں اور بچیوں کے لئے 40، گونگے بہرے اِسلامی بھائیوں کے لئے 27، قیدیوں کے لئے 52 اور حج و عمرہ کی سعادت پانے والوں کے لئے 19 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

ایسے نکھریں گے کہ اِنْ شَآءَ اللہ مدینہ مدینہ ہو جائے گا اور سب بے نمازی، نمازی بن جائیں گے۔

فُوڈ اِنڈسٹریز میں مکھی مار اِسپرے کرنا کیسا؟

سُوال: فوڈ انڈسٹریز (Food industries) میں جہاں فوڈ بنتا ہے وہاں پر مکھیوں کو اِسپرے کر کے مارا جاتا ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ (لاہور سے آئے ہوئے ایک تاجِر اِسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: مکھی، اِسی طرح چھوٹے لال بیگ وغیرہ کی جب بھیڑ بھاڑ ہو جاتی ہے تو چیزوں میں بیماریوں کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں اور چیزوں کو نقصان پہنچتا ہے، کوالٹی بھی خراب ہوتی ہے، تو اگرچہ یہ مُوذِی نہیں ہیں لیکن دوسرے حوالے سے نقصان دِہ ہیں، اِس لئے اِن کو ضرورتاً مارنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ جانور کو نفع حاصل کرنے یا نقصان سے خود کو یا چیزوں کو بچانے کے لئے مار سکتے ہیں،[1] جیسے بکرے کو ہم اِس لئے ذَبح کرتے ہیں تاکہ اُس کے گوشت سے نفع اٹھائیں، اِن معنوں پر ہم اُسے مار دیتے ہیں لیکن اِس کی اللہ پاک نے اجازت دی ہے۔ البتہ ویسے ہی اگر کوئی بکرے کو گولی مار دے تو وہ گُناہ گار ہو گا۔

ریسٹورنٹ کا سامان پہنچا کر مزدُوروں کا وہاں کھانا کھانا کیسا؟

سُوال: میں اپنی گاڑی میں ریسٹورنٹ کا سامان چھوڑنے جاتا رہا ہوں، میرے ساتھ بندے بھی ہوتے ہیں اور سامان کا کِرایہ بھی طے ہوتا ہے، جب سامان اُتارتے ہیں تو ہمیں بھوک لگی ہوتی ہے، کیا ہم بغیر پیسے دیئے وہاں کا کھانا کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! وہ کھانا آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ صرف اپنی اُجرت لیں۔

توکُّل کا مفہوم کیا ہے؟

سُوال: کیا توکُّل کا مفہوم یہ ہے کہ مشکل وقت میں بھی اپنے کسی بھائی سے مَدَد نہ لی جائے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: توکُّل یہ ہے کہ "اَسباب کو تَرک نہ کرے" جیسا کہ دُکانداری اور مزدوری وغیرہ روزی حاصل کرنے کے اَسباب ہیں۔ اِن اسباب کو چھوڑے نہیں، لیکن اِن پر اِعْتِماد اور بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھے

---

[1] ... مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۹۲ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اور اِس سے غافِل نہ ہو کہ یہ اَسباب مجھے اُسی صُورت میں کام دیں گے جب میرا ربّ چاہے گا، ورنہ کام نہیں دیں گے۔ [1]

سَفَر کے دوران قرآنِ کریم کہاں رکھیں؟

سُوال: ریل گاڑی، ہَوائی جہاز یا کشتی وغیرہ میں سَفَر کے دوران قرآنِ کریم کو کس جگہ رکھیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اَدَب کی جگہ رکھیں۔ ایسا بیگ جس کے اوپر پاؤں رکھ کر یا اُس بیگ پر ہی لوگ بیٹھ جاتے ہیں، تو اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ کیا کوئی اُس میں قرآنِ کریم رکھ سکتا ہے!! لہٰذا قرآنِ کریم علیحدہ سے کسی بیگ میں رکھ کر ایسی جگہ رکھیں جہاں بے اَدَبی نہ ہو یا اپنے پاس رکھ لیں۔ اگر جُزدان میں لپٹا ہوا ہے تو بے وُضو بھی اُسے ہاتھ میں رکھنے میں حَرَج نہیں ہے۔ [2]

میوزک بہت زِیادہ عام ہو گیا ہے

سُوال: آج کل باقاعدہ صرف گانوں کے چینل بھی آ گئے ہیں، عرض ہے کہ گانوں کی کچھ وعیدیں اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: افسوس! چینل جب آن کرے گا تو گانے سُنے گا، اب تو موبائل فون میں ہی سب کچھ ہوتا ہے، بلکہ موبائل فون کی ٹیون ہی میوزک والی ہوتی ہے، ظاہِر ہے یہ بھی جائز نہیں ہے، گُناہ ہے، ٹیون بدلنی پڑے گی۔ آج کل بچّے جو جوتے پہنتے ہیں اُن میں بھی میوزک بج رہا ہوتا ہے۔ اِسی طرح دُودھ پیتے بچّوں کے جُھولوں میں جو کھلونا لٹک رہا ہوتا ہے اُس میں بھی میوزک ہوتا ہے۔ بہر حال! میوزک بہت زِیادہ عام ہو گیا ہے۔ اللہ کریم ہم مسلمانوں کو اِس سے محفوظ رکھے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو میوزک کو رُوح کی غِذا کہنے لگے ہیں، ایسوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے۔ قرآنِ کریم میں اِرشاد ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ۝۲۸﴾ [3] (ترجمہ کنزالایمان: سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔) تو رُوح کی غِذا اللہ پاک کی یاد ہے، نہ کہ میوزک۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے ”گانوں کے 35 کُفریہ اَشعار“ کے صفحہ 6 تا 8 پر ہے: ”حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے منقول ہے: جو شخص کسی گانے والی کی پاس بیٹھ کر گانا سُنتا ہے قیامت کے دن

---

1. ...تفسیر کبیر، پ ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳/۴۱۰ ماخوذاً۔
2. ...دُرِّ مختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب یطلق الدعاء... إلخ، ۱/۳۴۸۔
3. ...پ ۱۳، الرعد: ۲۸۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک اُس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلے گا۔[1] ”عُمْدَۃُ القاری“ میں ہے: مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: آخری زمانے میں میری اُمّت کی ایک قوم کو مسخ کرکے (یعنی اُن کی شکل اور حلیہ بگاڑ کر) بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خواہ وہ اِس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ پاک کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں؟ فرمایا: ہاں خواہ نمازیں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں، حج کرتے ہوں۔ عرض کی گئی: اُن کا جُرم کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ عورتوں کا گانا سُنیں گے اور باجے بجائیں گے اور شراب پییں گے، اِسی لَہْو و لَعِب (یعنی کھیل کود) میں رات گُزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔[2] حضرتِ مولائے کائنات، شیرِ خُدا حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے: تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میری اُمّت 15 خصلتیں اِختیار کرلے گی تو اُس پر آفتیں اور بلائیں نازِل ہوں گی۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: (1) جب مالِ غنیمت کو ذاتی دولت بنالیا جائے (2) اَمانت کو مالِ غنیمت بنالیا جائے (3) زکوٰۃ کو جُرمانہ سمجھا جائے (4) آدمی اپنی بیوی کی اِطاعت کرے (5) ماں کی نافرمانی کرے (6) دوست کے ساتھ بھلائی کرے (7) باپ کے ساتھ بے وَفائی کرے (8) مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں (یعنی مسجدوں میں دُنیاوی باتوں کا شور، لڑائیاں جھگڑے ہونے لگیں۔ نعت خوانی، ذِکْرُ اللہ کی مجلسیں، میلاد شریف، ذِکر کے حلقے (یہاں مراد نہیں، یہ) تو حضور (عَلَیْہِ السَّلَام) کے زمانے میں بھی مسجدوں میں ہوتے تھے۔)[3] (9) سب سے رَذِیل (یعنی کمینہ ترین) شخص کو قوم کا سردار بنالیا جائے (10) کسی شخص کے شر سے بچنے کے لئے اُس کی عزّت کی جائے (11) شرابیں پی جائیں (12) ریشم پہنا جائے (13) گانے والیوں اور (14) آلاتِ موسیقی (یعنی پیانو، بانسری اور ڈھول وغیرہ) کو رکھا جائے (15) اِس اُمّت کے بعد والے پہلوں کو بُرا کہیں۔ اُس وقت لوگوں کو سُرخ آندھیوں یا زلزلوں یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مسخ (یعنی چہروں کے بگڑنے) یا پتّھر برسنے کا اِنتظار کرنا چاہیے۔“[4]

---

1 ...... ابن عساکر، محمد بن إبراهيم أبو بكر الصوري، ۵۱/۲۶۳، رقم: ۱۰۸۸۳۔

2 ...... عمدة القاري، كتاب الأشربة، باب ما جاء في من يستحل الخمر... إلخ، ۱۴/۵۹۳-۵۹۴۔

3 ...... مرآۃ المناجیح، ۴/۲۶۳۔

4 ...... ترمذي، كتاب الفتن، باب ما جاء في علامة حلول المسخ والخسف، ۴/۸۹، حديث: ۲۲۱۷۔

کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیں (حکایت)

اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! اے عاشقانِ اَولیا! ہرگز ہرگز گانے باجے نہ سُنا کریں، آپ کے موبائل کی ٹیون بھی میوزک والی نہ ہو، جہاں گانے باجے اور میوزک چل رہا ہو وہاں سے ہٹ جائیے اور گانے کی آواز سے بچنے کی کوئی بھی ترکیب کر کے بچنے کی پُوری کوشش کیجئے۔ ”صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اور آپ کے خادِم، تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک مرتبہ کہیں سے گزر رہے تھے تو کوئی بانسری بجا رہا تھا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیں اور تھوڑا دُور ہٹ کر چلنے لگے، اِس دوران آپ حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بانسری کی آواز کے بارے میں پوچھتے رہے۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی کہ اب آواز نہیں آ رہی، تو پھر آپ نے اُنگلیاں کانوں سے نِکالیں۔ اِس کے بعد فرمایا: میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی طرح کیا تھا۔“(1) معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بانسری اور میوزک کی آوازیں پسند نہیں تھیں۔ بلکہ ایک حدیثِ پاک میں تو یہاں تک اِرشاد فرمایا: ”میں مزامیر کے آلات توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔“(2) جس آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں وہ تو یہ فرما رہے ہیں، لیکن افسوس! اُن کی اُمت نے گانے باجوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔ کوئی شادی، ختنے کی تقریب اور دعوت میوزک کے بغیر نہیں ہوتی۔ آپ کو ایسے کئی لوگ ملیں گے اور مجھے سُننے والوں میں بھی ایک تعداد ایسی ہوگی جو سوتے وقت سرہانے میوزک لگاتے ہوں گے اور سُنتے سُنتے اُن کو نیند آتی ہو گی۔ اگر اِسی حالت میں موت آ گئی تو کیا بنے گا!!

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی (وسائلِ بخشش)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! گانوں باجوں سے سچّی پکّی توبہ کر لیجئے۔ اللہ کریم ہم سب کو اِس نحوست سے

---

1 ...... اَبو داوٗد، کتاب الادب، باب کراھۃ الغناء والزمر، ۴/۳۶۷، حدیث: ۴۹۲۴۔

2 ...... کنز العمال، کتاب اللھو والغناء، جزء۱۵، ۸/۹۹، حدیث: ۴۰۶۸۲۔

www.dawateislami.net

بچائے اور سارے مسلمانوں کی حفاظت کرے، دنیا بھر میں جو گانے باجوں کی بھرمار ہے سب ختم ہو جائے، تِلاوت اور نعتِ مصطفےٰ سے ہمارے مکانات اور در و دیوار گونجنے لگیں۔

میوزیکل ٹیون لگانے والے کو کیسے سمجھائیں؟

سُوال: کسی کے موبائل پر کال آئے اور میوزیکل ٹیون بجے تو اُس کی اِصلاح کیسے کریں؟ (YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: پیارے پیارے میٹھے میٹھے انداز اور محبّت کے ساتھ زبان سے سمجھائیں کہ میوزیکل ٹیون جائز نہیں ہے۔ مسجد میں اگر کسی کے موبائل پر میوزیکل ٹیون بج اُٹھے تو کچھ لوگ شور کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جذباتی ہو جاتے ہیں، حالانکہ جس کے موبائل پر ٹیون بجی ہے وہ پہلے ہی گھبرایا ہوا ہوتا ہے اور اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہوتا ہے کہ کوئی سُن تو نہیں رہا؟ ایسے موقع پر چڑھائی نہ کی جائے، ورنہ مسائل بڑھ سکتے ہیں۔ اگر سمجھانا بھی ہو تو پیار و محبّت ہی سے سمجھائیں۔ ظاہِر ہے کہ کوئی بھی مسلمان مسجد میں میوزیکل ٹیون نہیں بجائے گا، اگر بج اُٹھی تو فوراً بند کرے گا، بلکہ سادہ ٹیون بجی وہ بھی بند کرے گا، مسلمانوں کے دلوں میں مسجد کا اِحترام ہوتا ہے۔

زِندہ مچھلی کو کاٹنا کیسا؟

سُوال: مچھلی کو اگر زِندہ حالت میں پکڑ لیں تو کیا اُسے کاٹ سکتے ہیں؟ (YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! کاٹ سکتے ہیں، مگر اِس میں رَحم کی اپیل ہے، کیونکہ بعض لوگ بے دردی سے زندہ مچھلی کی کھال اُدھیڑتے ہیں اور وہ تڑپ رہی ہوتی ہے، زِندہ حالت میں ہی اُس کے ٹکڑے کر رہے ہوتے ہیں، ایسا نہ کریں۔ مچھلی کو ذَبح کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی،[1] پانی کے بغیر یہ خود ہی آہستہ آہستہ دَم توڑ جاتی ہے۔

تقدیر اور قسمت میں کیا فرق ہے؟

سُوال: تقدیر اور قسمت میں کیا فرق ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: تقدیر، قسمت، بخت، مُقدّر اور نصیب، یہ سب ایک ہی چیز کے اَلگ اَلگ نام ہیں۔

---

1 ..... درمختار، کتاب الزکاۃ، ۹ / ۴۹۰۔

www.dawateislami.net

اپنے لئے بُرے اَلفاظ اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے بُرے اَلفاظ کہنا کیسا ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: بُرے اَلفاظ سے مُراد اگر گندے اَلفاظ ہیں تو ظاہِر ہے کہ وہ نہیں کہے جاسکتے۔ البتہ اگر کوئی عاجزی کے طور پر کہتا ہے کہ ”میں گُناہ گار ہوں، یا میں بڑا گُناہ گار ہوں، میں بہت بُرا ہوں، میں ذلیل و کمینہ ہوں، فقیر حقیر ہوں، ذَرّۂ بے مِقدار ہوں، (یعنی ایسا ذَرَّہ ہوں جس کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے)“ تو ایسے اَلفاظ کہنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خود کو ”ذَرّۂ بے مِقدار“ کہنا ثابت ہے۔[1] عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام بھی بعض اَوقات خود کو فقیر فرماتے ہیں، اِسی طرح دیگر بزرگانِ دین بھی ایسا فرمایا کرتے تھے۔ یہ سب عاجزی کے اَلفاظ ہیں۔ لیکن ہم کسی کو ”اوئے گُناہ گار، یا فقیر وغیرہ“ نہیں کہیں گے، کیونکہ اِس سے دِل آزاری ہو گی۔

کیا جنّات کی دُعا قُبول ہوتی ہے؟

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ ”جنّات سے جو دُعا کروائی جائے قُبول ہوتی ہے“ کیا یہ دُرُست ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر کسی نیک جِنّ سے رابطہ ہے تو اُسے دُعا کا کہنے میں حَرَج نہیں ہے، جنّات کی دُعا بھی قُبول ہوتی ہے۔ جنّات سے دُعا کروانا تو دُور کی بات ہے، بہت سے نیک اِنسان نظر آتے ہیں، اُنہی سے دُعا کروا لیجئے۔ دُعا تو گُناہ گار شخص کی بھی قُبول ہوتی ہے۔ حکیمُ الاُمّت مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ ”مظلوم کافر اور مظلوم جانور کی بددُعا بھی قُبول ہوتی ہے۔“[2] اِسی طرح جانور کی دُعا بھی قُبول ہوتی ہے۔

شیخ عثمان حیری اور زخمی گدھا (حکایت)

جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عثمان حیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک واقعہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے کھاتے پیتے اور مالدار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، ایک مرتبہ آپ اپنی ریشمی چادر اوڑھ کر مدرسے جارہے تھے، حالانکہ ریشمی چادر مرد

---

[1] ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۸۔

[2] مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۰۔

www.dawateislami.net

اِستعمال نہیں کر سکتا، لیکن یہ آپ کی توبہ سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ کو ایک گدھا نظر آیا جس کی پیٹھ زخمی تھی اور کوّے اُس زخم پر چونچیں مار رہے تھے، آپ کو بڑا رحم آیا اور آپ نے اپنی ریشمی چادر اُتار کر گدھے کی پیٹھ کے زخمی حصّے پر بچھا دی، یوں گدھے کو کوّوں سے نجات مل گئی، اُس گدھے نے اِن کی طرف دیکھا اور غالباً دُعا دی، اگرچہ وہ دُعا سُننے میں نہیں آئی، لیکن اُس سے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عثمان حیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تقدیر بدل گئی اور آپ بہت بڑے بزرگ بن کر اللہ کے نیک بندوں میں شُمار ہونے لگے۔(1)

حضرتِ سلیمان اور دُعا مانگنے والی کیڑی (حکایت)

اِسی طرح ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام **نمازِ اِستِسقاء** یعنی بارِش حاصل کرنے کے لئے کسی میدان میں جا کر نفل پڑھنے اور دُعا کرنے کے لئے نکلے کہ راستے میں آپ نے ایک کیڑی کو دیکھا جو اُلٹی پڑی تھی اور اُس کے پاؤں آسمان کی طرف تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کیڑی کی آواز سُنی اور پھر فرمایا: یہ کیڑی بارِش کی دُعا کر رہی ہے، چلو واپس چلتے ہیں۔ اللہ کی شان کہ اُس چھوٹی کیڑی کی دُعا قبول ہو گئی اور بارِش برسنے لگی۔(2)

بہر حال! جانوروں پر ظلم کرنے سے بچنا چاہیے اور اُن پر رحم کرنا چاہیے کہ یہ بے چارے اپنے اُوپر ہونے والے ظلم کی کسی بندے سے فریاد نہیں کر سکتے اور ایسی بے کسی و بے بسی کی عالَم میں اللہ کی جناب میں فریاد کرتے ہیں۔ بچّوں کو بھی روکنا چاہیے کہ بعض بچے کیڑیاں مار دیتے ہیں، تتلی کے پیچھے بھاگ کر اُسے پکڑتے ہیں جس کے نتیجے میں اُس کے پَر ٹُوٹ جاتے ہیں اور وہ کہیں کی نہیں رہتی، یوں ہی مکوڑے مارتے رہتے ہیں، تو جو چیز بے ضَرَر یعنی تکلیف دینے والی نہ ہو اُس کو نہیں مار سکتے۔(3) ہاں! مچھر وغیرہ جو چیزیں اِیذا دیں اُن کو مار دینا چاہیے۔ اللہ کریم ہم سب کو بندوں، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں پر بھی ظلم کرنے سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابو عثمان حیری، ۲/۴۷ ماخوذاً۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۹۷۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۸۰۔

ہنسی مذاق میں شرط لگانا کیسا؟

سُوال: اگر ہنسی مذاق میں کوئی شرط لگا لیں تو کیا وہ بھی جُوا کہلائے گی؟

جواب: جو شرط دو طرفہ لگتی ہے وہ جُوا کہلاتی ہے،[1] اب چاہے ہنسی مذاق میں لگائیں یا روتے ہوئے۔ ہنستے ہوئے شراب پینا، شراب کی محفل سجانا، چوری کرنا، کسی کا سر پھوڑ دینا یا فائر مار دینا، الغرض! ہنستے ہوئے کوئی بھی گناہ کرنا گناہ ہی کہلائے گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا قول ہے: جو ہنستے ہنستے گناہ کرے گا وہ روتے روتے جہنّم میں داخل ہو گا۔[2]

اللہ کریم ہم سب کو گناہوں سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ پاک کو ظالم کہنا کفر ہے

سُوال: کسی کے ساتھ اگر کچھ ہو جائے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ”اللہ پاک نے میرے ساتھ ظُلم کیا“ ایسا کہنا کیسا؟

(لاہور سے آئے ہوئے ایک تاجر اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: اَسْتَغْفِرُ اللہ۔ ایسا کہنا کفر ہے۔ اللہ پاک کو ظالم کہنے والا مسلمان نہیں رہتا۔[3] اگر نَعُوْذُ بِاللہ کسی نے ایسا کہا ہے تو اِس سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر نئے سِرے سے مسلمان ہو اور شادی شدہ تھا تو نئے سِرے سے نِکاح بھی کرے۔[4] کسی کا مُرید تھا تو اب دوبارہ جس جامعِ شرائط پیر سے چاہے مُرید ہو جائے۔[5] اللہ کریم ایمان سلامت رکھے۔ دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب“[6] کا سب مطالعہ کریں۔

---

1. ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/۹۶۔
2. ...... شعب الإيمان، السابع والأربعون، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، ۵/۴۲۹، حديث: ۷۱۵۷۔
3. ...... فتاویٰ امجدیہ، ۴/۴۳۲۔
4. ...... فتاویٰ امجدیہ، ۴/۴۳۲۔
5. ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب، ص۵۲۴-۵۲۵۔
6. ...... یہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ہے جس کے 675 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں مختلف چیزوں کے متعلق بولے جانے والے کُفریہ کلمات کی مثالیں، سُوال وجواب کی صورت میں اُن کا حکم، تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا طریقہ اور کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان مرد وعورت کو اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اِس کتاب کا مُطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بہت پیاری کتاب ہے۔ اِس میں مختلف کفریات کی کافی مثالیں بھی موجود ہیں۔

خَیْرُ الْبَشَر نُورانی آقا

سُوال: کیا آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُور بھی ہیں اور بشر بھی ہیں؟(لاہور سے آئے ہوئے ایک تاجر اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نُورانی بشر اور خَیْرُ الْبَشَر ہیں۔ قرآنِ کریم میں آپ کے بشر ہونے کا ذِکر ہے،(1) لیکن آپ کی اَصل نُور ہے(2) اور آپ کا جسمِ منوّر یعنی بدَنِ مُبارَک خاک کا بنا ہوا ہے۔ اِس حوالے سے حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایک بہت اچھا رسالہ ہے جس کا نام ”رِسالۂ نُور“ ہے۔ جس کو وسوسے آتے ہوں وہ اِس رِسالے کو پڑھیں، اللہ کرے گا کہ تشفّی ہو جائے گی۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بشر ہونے کا اِنکار کرنا کفر ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بشر نہیں تھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔(3)

داتا دربار پر عَورتوں کا حاضری دینا کیسا؟

سُوال: داتا دربار (یعنی حضرتِ داتا گنج بخش سیّد علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مزار) پر عَورتوں کی حاضری کے لئے پردے کا اِنتِظام ہوتا ہے، کیا وہاں عَورتیں حاضری دے سکتی ہیں؟

جواب: عَورتوں کے مَزارات پر جانے کے حوالے سے عُلَمائے کِرام نے بڑا کلام فرمایا ہے جس کا حاصل یہی ہے کہ عَورت قبرِستان بھی نہیں جا سکتی اور نہ ہی مَزاراتِ اولیا پر حاضری دے سکتی ہے، چاہے پردے کا اِنتِظام ہو یا نہ ہو۔(4)

غوثِ پاک کا خواب میں دیدار

سُوال: غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خواب میں کیسے دیدار ہو سکتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جس چیز کا زیادہ ذِکر ہو اور جس چیز کو ہم زیادہ یاد کریں تو بارہا ایسا ہوتا ہے کہ وہ چیز خواب میں بھی آجاتی

---

1 ...... پ۱۶، الکھف: ۱۱۰۔ ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۶۹۳۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۳۵۸۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۳۶۔

www.dawateislami.net

ہے۔اِس لئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تذکرہ کریں، اُنہیں یاد کریں، اُن کو اِیصالِ ثواب کرتے رہیں اور اُن کے نقشِ قَدم پر چلتے رہیں،اِنْ شَآءَ اللہ کبھی نہ کبھی کَرم ہو ہی جائے گا۔

غوثِ پاک کے عُرس مُبارَک کی تاریخ

سُوال: حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مُبارَک کس تاریخ کو ہوتا ہے؟

جواب: سیِّدی و مُرشِدی حضور غوثِ پاک شیخ عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصالِ باکمال 11 رَبِیْعُ الْآخِر کو ہوا تھا،[1] اِس لئے اِس تاریخ کو آپ کا یومِ عُرس منایا جاتا اور اِیصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ ہم اِن 11 دِنوں میں مَدَنی مُذاکرہ کر رہے ہیں جس سے نیکی کی دعوت پہنچ رہی ہے اور عِلمِ دین حاصل ہو رہا ہے،اِنْ شَآءَ اللہ کئی لوگ نیکی کے راستے پر آجائیں گے اور گُناہوں سے تائب ہو کر نمازی بن جائیں گے۔

بڑی گیارہویں شریف کا مہینا

سُوال: رَبِیْعُ الْآخِر کو بڑی گیارہویں شریف کا مہینا کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: دراصل جو عاشقانِ غوثِ اعظم ہر مہینے گیارہویں کرتے ہیں تو وہ رَبِیْعُ الْآخِر کو بڑی گیارہویں شریف کا مہینا کہتے ہیں۔ جس طرح عُمرے کو حَجِّ اَصغر یعنی چھوٹا حج کہا جاتا ہے اور 9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو میدانِ عَرَفات میں جمع ہونے کو حَجِّ اکبر یعنی بڑا حج کہا جاتا ہے، اگرچہ ہمارے ہاں مشہور یہی ہے کہ جو حج جُمعہ کے دن ہو صِرف اُسے ہی حَجِّ اکبر کہتے ہیں، کیونکہ اُس میں 70 حج کا ثواب ملتا ہے،[2] حالانکہ دونوں ہی حَجِّ اکبر ہیں۔

نہیں کچھ جُمعہ پر موقوف اَفضال وکَرَم اُن کے
جو وہ مقبول فرمالیں تو ہر حج، حَجِّ اَکبر ہے (ذوقِ نعت)

یعنی ایسا نہیں ہے کہ صِرف جُمعہ کے دن ہی اللہ پاک کا فَضل وکَرَم عام ہوتا ہو، اُس کا فَضل وکرم ہمیشہ عام رہتا ہے،

1 ... تفریح الخاطر (مترجم)، ص ۱۵۴۔

2 ... مراۃ المناجیح، ۲/۱۰۶۔

www.dawateislami.net

اِس لئے اللہ پاک جو حج قبول فرمالے وہی حجِ اکبر ہے۔

گیارہویں کا ختم سارا سال دِلایا جاسکتا ہے

سُوال: کیا بڑی گیارہویں شریف کا ختم 10 تاریخ کو دلا سکتے ہیں؟

جواب: سارا سال دِلا سکتے ہیں، اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ ہر وقت گیارہویں شریف منائے تب بھی منع نہیں ہے، سال میں ایک بار منائیں تب بھی منع نہیں ہے، اگر کوئی بالکل نہیں مناتا اور منانے والوں کو بُرا بھی نہیں سمجھتا، نیز منانے کو غلط بھی نہیں کہتا تب بھی گُناہ گار نہیں ہے۔

کھجوروں والا عمل گیارہویں کی رات سے پہلے کرنا کیسا؟

سُوال: گیارہویں شریف کی رات کو کھجوروں پر دَم کرنے والا جو عمل [1] کرنا ہوتا ہے کیا وہ پہلے ہی کر کے گیارہویں کی رات کو کھجوریں کھا سکتے ہیں؟

جواب: وہ عمل گیارہویں رات ہی کو کرنا ہے، بزرگوں کی طرف سے یہی مُقرّر ہے۔

مزار پر دُعا کیوں مانگتے ہیں؟

سُوال: مزار پر دُعا کیوں مانگتے ہیں؟ جبکہ اللہ پاک دُعا قبول کرنے اور رِزق عطا فرمانے والا ہے۔ (YouTube کے ذریعے سُوال)

1..... **بغدادی نسخہ:** رَبِیْعُ الْغَوث کی گیارہویں شب سارا سال مصیبتوں سے حفاظت کی نیّت سے سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کرکے اُسی رات کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہوگی۔ گیارہ نام یہ ہیں: (۱) سیِّد مُحْیُ الدِّین سلطان (۲) مُحْیُ الدِّین قطب (۳) مُحْیُ الدِّین خواجہ (۴) مُحْیُ الدِّین مخدوم (۵) مُحْیُ الدِّین ولی (۶) مُحْیُ الدِّین بادشاہ (۷) مُحْیُ الدِّین شیخ (۸) مُحْیُ الدِّین مولٰنا (۹) مُحْیُ الدِّین غوث (۱۰) مُحْیُ الدِّین خلیل (۱۱) مُحْیُ الدِّین۔ (جنات کا بادشاہ، ص۱۸)

جیلانی نسخہ: رَبِیْعُ الْغَوث کی گیارہویں رات تین کھجوریں لے کر ایک بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، ایک مرتبہ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، پھر گیارہ بار یَاشَیْخ عَبْدَالْقَادِر جِیلَانی شَیْئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دَم کیجئے، اِس کے بعد اِسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دَم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری کے لیے مفید ہے۔ (جنات کا بادشاہ، ص۲۰)

www.dawateislami.net

جواب: بے شک روزی دینے والا، سارے کام بنانے والا اور فاعلِ حقیقی اللہ پاک ہے،[1] اِس کا کوئی بھی مسلمان اِنکار نہیں کرتا۔ مگر دُنیا میں اَسباب اور وَسائل دیئے گئے ہیں، مثلاً روزی اللہ ہی دیتا ہے، لیکن بندہ پیسے سیٹھ سے مانگتا ہے اور مہنگائی ہونے پر تنخواہ بڑھانے کا مُطالبہ بھی کرتا ہے، تو اگرچہ بظاہِر یہاں ایک بندہ دوسرے بندے سے ہی مانگ رہا ہوتا ہے، لیکن چونکہ یہ سب وَسائل ہیں، اِس لئے اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ ہمارا اِیمان ہے کہ حقیقت میں موت یقینی طور پر اللہ پاک ہی دیتا ہے،[2] حالانکہ قرآنِ کریم میں یہ بھی ہے: ﴿قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ﴾ [3] (ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ! تمہیں وَفات دیتا ہے موت کا فرِشتہ جو تم پر مُقرَّر ہے۔) تو یہاں پر بھی موت دینے والا اللہ پاک ہی ہے لیکن مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام موت دینے کا ظاہِری سبب اور وسیلہ ہیں کہ اُن کے ذریعے موت آتی ہے۔ دُنیا عالَمِ اَمر ہے اور اِس میں سب کام دوسرے ذرائع سے ہو رہے ہوتے ہیں جبکہ حقیقت میں سب کچھ اللہ ہی کی مَرضی اور اُسی کے حکم سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر کوئی صاحبِ مزار وَلِیُّ اللہ سے کچھ عرض کرتا ہے کہ ”مجھے فُلاں شے دے دیجئے یا میرا فُلاں کام بنا دیجئے“ تو اِس میں شرعاً کوئی بُرائی نہیں ہے۔ جس طرح ہم بندوں کو کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ”فُلاں کام کر دو“ اِسی طرح ہم اللہ پاک کے ولیوں سے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں، کیونکہ یہ حضرات بظاہِر پردہ کر جاتے ہیں مگر زندہ ہوتے ہیں[4] اور اللہ پاک کی عطا سے ہمارا کام بنا سکتے ہیں۔[5] جس کا کام ربّ بنانا چاہتا ہے یہ اُس کا کام بنا دیتے ہیں، اور جس کا کام ربّ نہیں بنانا چاہتا اُس کا کام نہیں بناتے۔ ”اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔“ اِس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ ”کراماتِ شیرِ خُدا“[6] ضرور پڑھیں، اُس میں کئی صفحات پر اِسی طرح کے

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱، حصہ: ۱۔

2 ...... تفسیر روح البیان، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۶۷، ۸/ ۲۰۸۔

3 ...... پ ۲۱، السجدۃ: ۱۱۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۳۱-۴۳۲۔

5 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۸۱۰۔

6 ...... یہ رِسالہ امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 95 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں مولیٰ علی کی شان، خلفائے راشدین کی فضیلت، محبتِ علی کا تقاضا، اور اَہلِ بیت سے محبت کی فضیلت کے ساتھ ساتھ غیرُ اللہ سے مَدَد مانگنے کے بارے میں سُوال جواب، مولا علی کہنے کا حکم، غیرِ خدا سے مَدَد مانگنے کے بارے میں اَحادیثِ کریمہ، یا علی اور یا غوث کہنے کا ثُبوت اور شرک کی تعریف شامل ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

سُوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ اللہ کرے گا کہ آپ کے وسوسے جاتے رہیں گے۔

زِندہ شخص کو اِیصالِ ثواب کرنا کیسا؟

سُوال: کیا زِندہ لوگوں کو بھی اِیصالِ ثواب ہو جاتا ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے لکھا ہے کہ زِندہ لوگوں کو بھی اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔[1] بچّہ بچّہ حَیاتُ النَّبِی کہتا ہے، کیونکہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زِندہ ہیں،[2] آپ سے بڑھ کر کون زندہ ہو سکتا ہے! پھر بھی ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِیصالِ ثواب کرتے ہی ہیں۔ اگر آپ کو بالغ کے جَنازے کی دُعا آتی ہو تو اُس کے ترجمے پر غور کر لیں، مُعاملہ حل ہو جائے گا۔ دُعا کا پہلا جُملہ ہے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا۔ یعنی اے اللہ! ہمارے زندہ لوگوں کی مغفرت کر اور ہمارے مُردہ لوگوں کی۔" اِس دُعا کی شُروعات ہی زندہ لوگوں سے ہے۔ "شجرۂ قادِریہ" صفحہ نمبر 24 پر لکھا ہے: "زندہ مسلمان کے لئے بھی اِیصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا صالح اِبنِ دِرہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حج کرنے جا رہے تھے کہ ایک صاحب (یعنی حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ملے اور پوچھنے لگے: کیا تم سے قریب کوئی بستی ہے جسے "اُبُلَّہ" کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ (یہ سُن کر) اُنہوں نے فرمایا: تم میں کون اس کا ضامن بنتا ہے کہ مسجدِ عَشّار میں میرے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھ دے اور کہہ دے کہ یہ نماز ابو ہُریرہ کے لئے (یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اِیصالِ ثواب کے لئے) ہے۔"[3] اِس میں بھی بالکل صراحت ہے کہ زِندہ کو بھی اِیصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ زندوں کو بھی دعائے مغفرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجھے ملنے والے عام طور پر یہی کہتے ہیں کہ "میرے والِد صاحب فوت ہو گئے ہیں یا میری دادی کا اِنتِقال ہو گیا ہے، اُن کے لئے مغفرت کی دُعا کر دیجئے۔" ایسا کرنا بھی جائز ہے، لیکن اگر زندوں کے لئے بھی دُعائے مغفرت کا کہہ دیں تو یہ بھی صحیح ہے۔

---

1. مراٰۃ المناجیح، ۷/۲۵۱۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۷۶۴۔
3. أبو داود، کتاب الملاحم، باب فی ذکر البصرۃ، ۴/۱۵۳، حدیث: ۴۳۰۸۔

www.dawateislami.net

خُود لکڑیاں اُٹھا کر لائے (حکایت)

سُوال: کیا اپنا کام خُود کرنا بزرگوں سے ثابِت ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! "ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک باغ سے لکڑیاں اُٹھا کر لا رہے تھے، کسی نے عرض کی: آپ نے کیوں لکڑیاں اٹھائی ہوئی ہیں؟ غُلام سے کیوں نہیں اٹھوائیں؟ فرمایا: اُٹھوا تو سکتا تھا مگر خُود کو آزما رہا ہوں کہ میں اللہ پاک کے لئے اِس طرح کے کام کرنا پسند کرتا ہوں یا نہیں۔"[2] اِس حکایت سے یہ مَدَنی پھول ملتا ہے کہ ہمیں بھی اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کی عادت بنانی چاہیے، یہ عادت گھر کے لوگوں کی خُوشی کا سَبَب بنے گی۔

فیشل کروانا کیسا؟

سُوال: کیا فیشل (Facial) کروانا جائز ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: مجھے ایسا لگتا ہے کہ جو فیشل کرواتے ہیں اُنہیں یہ اِحساسِ کمتری ہوتا ہے کہ میں خوبصورت نہیں ہوں، حالانکہ جتنی دیر یہ فیشل کے لئے بیٹھے رہتے ہیں اُتنی دیر اللہ پاک کا ذِکر کرلیں یا تہجد پڑھنے کی عادت بنالیں تو عِبادت کا ایسا نُور آئے گا کہ چہرہ چمک جائے گا۔ "کسی چینل والے نے نگرانِ شوریٰ کو کہا تھا کہ تُم لوگ مَدَنی چینل پر Puffing (چھوٹی گول گدّی کے ذریعے چہرے پر پوڈر اور کریم وغیرہ لگانے کا عمل) کیوں نہیں کرتے؟ نگرانِ شوریٰ نے کہا: Puffing سے کیا ہوتا ہے؟ کہا: پسینہ وغیرہ نہیں آتا۔ نگرانِ شوریٰ نے بڑا زوردار جواب دیا: ہم تو ملتان میں لاکھوں کے اِجتماع میں بیان کرتے ہیں اور پسینہ بھی بہہ رہا ہوتا ہے، پھر بھی لوگ ہمیں سُنتے ہیں، پسینہ آئے گا تو کیا نقصان ہو جائے گا!!" مجھے کسی مذہبی آدمی نے جو کسی چینل پر آتے تھے، Puffing کے حوالے سے بتایا تھا کہ "دیگر چینلز پر Puffing کرنے والی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں، لیکن میں نے آج تک کسی لڑکی سے Puffing نہیں کروائی۔" میرے لئے یہ سب بات نئی تھی۔ بہرحال! اِن چکّروں میں نہ پڑیں اور اللہ پاک کی عِبادت کریں، عبادت چہرہ چمکانے کی نیّت سے نہیں بلکہ اللہ پاک کو

---

1 ... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ... اللُمع فی تاریخ التصوف الاسلامی، کتاب الصحابة، ذکر عثمان بن عفان، ص ۱۷۷۔

راضی کرنے کی نیّت سے کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ چہرہ بھی چمکے گا، دل بھی چمکے گا، اَعمال نامہ بھی جگ مگ کرتا رہے گا اور قبر بھی روشن ہو جائے گی۔ یہ فیشل اور Puffing وغیرہ عورتوں کے کام ہیں۔ عورت بھی یہ چیزیں گھر کی چار دیواری میں وہ بھی شوہر کی رِضا مندی کے لئے کر سکتی ہے، بشرطیکہ اِن چیزوں میں کوئی ناجائز اور ناپاک چیز ملی ہوئی نہ ہو۔(1) بعض اِسکولوں میں ایسا ہوتا ہے کہ وہ طلبا کو مختلف کریمیں لگا کر اور چہرہ چمکا کر بھیجنے کا کہتے ہیں۔ بچے ویسے ہی اَمرد ہوتے ہیں، اُن سے نظر بچانی چاہیے، تو انہیں Attractive (پُرکشش) بنوانا کتنا خطرناک ہے! بچوں کی Attraction (کشش) بڑھانی نہیں، بلکہ گھٹانی چاہیے، ورنہ فتنے ہوتے ہیں۔

شوگر کے مریض کا دَم شُدہ کھجور کھانا کیسا؟

سُوال: کیا دَم کی ہوئی کھجور شوگر کا مریض کھا سکتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: ظاہِر ہے کہ جو شوگر کا مریض ہے وہ کھجور کیسے کھا سکتا ہے! اِس لئے اپنے طبیب سے مشورہ کر لیجئے۔ عُموماً شوگر کے مریض کے لئے مٹھائی جلدی تبرُّک بن جاتی ہے، ایسے لوگ تبرُّک کے نام پر خود کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں۔

پانی ضائع نہیں کرنا چاہیے

سُوال: سردی کے موسم میں مساجد کے اندر دیکھا گیا ہے کہ وہ پائپ میں موجود ٹھنڈا پانی بہا دیتے ہیں، تاکہ گرم پانی آئے اور اُن کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ ”یہ اِسراف نہیں ہے، کیونکہ اگر اُس ٹھنڈے پانی کو گیس پر گرم کرتے تو اُس پر بھی خرچہ آتا۔“ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: ٹھنڈا پانی پھینکنا اچھا نہیں ہے۔ میں نے ایک برتن رکھا ہوا ہے، جب وُضو کرنا ہوتا ہے تو پہلے ٹھنڈا پانی اُس برتن میں نکال لیتا ہوں اور پھر وُضو کر لیتا ہوں۔ بعد میں وہ پانی اِستعمال میں آجاتا ہے۔ ایک ٹیکنیک (Technique) بھی ہوتی ہے جس کے ذریعے پائپ کا ٹھنڈا پانی خود بخود ٹینک میں چلا جاتا ہے اور گرم پانی آجاتا ہے۔ یہ ٹیکنیک ہر پلمبر نہیں جانتا، حالانکہ بہت آسان ہے۔ اگر ذہن بنے تو اِس طرح کی کوئی ترکیب بنالی جائے۔

---

1 ...... مختصر فتاویٰ اہلِ سنّت (قسط:۱)، ص۱۸۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	زِندہ مچھلی کو کاٹنا کیسا؟	13
بچّوں کو عِطر لگانا کیسا؟	1	تقدیر اور قسمت میں کیا فرق ہے؟	13
اَلکُحل والا پرفیوم اِستعمال کرنا کیسا؟	2	اپنے لئے بُرے اَلفاظ اِستعمال کرنا کیسا؟	14
ناپاک شخص اپنے کپڑے دھو سکتا ہے؟	2	کیا جنّات کی دُعا قبول ہوتی ہے؟	14
جس پانی میں مکھی مچھر مر جائیں اُس سے وُضو کرنا کیسا؟	3	شیخ عثمان حیری اور زخمی گدھا (حکایت)	14
جوابِ اَذان میں اَنگوٹھے نہ چُومے تو جواب ہو جائے گا؟	3	حضرتِ سلیمان اور دُعا مانگنے والی کیڑی (حکایت)	15
چھوٹے بچّے کا اَذان دینا کیسا؟	3	ہنسی مذاق میں شرط لگانا کیسا؟	16
فرض نَماز سے افضل عمل کوئی نہیں	3	اللہ پاک کو ظالم کہنا کفر ہے	16
کینہ سے بچنے کا طریقہ	5	خَیْرُ الْبَشَر نُورانی آقا	17
ساس، داماد کی عزّت نہ کرے تو بیوی کیا کرے؟	6	داتا دربار پر عورتوں کا حاضری دینا کیسا؟	17
صرف بیٹے یا صرف بیٹی سے محبّت کرنے کا نقصان	6	غوثِ پاک کا خواب میں دیدار	17
دیکھ بھال کر خریداری کی جائے	7	غوثِ پاک کے عُرسِ مُبارک کی تاریخ	18
ڈیکوریشن کا سامان کبھی کالا نہ پڑنے کی گارنٹی	7	بڑی گیارھویں شریف کا مہینا	18
تاجر حضرات دِین کا کام کیسے کریں؟	7	گیارھویں کا ختم سارا سال دِلایا جا سکتا ہے	19
فُوڈ اینڈ سیریز میں مکھی مار اِسپرے کرنا کیسا؟	9	کھجوروں والا عمل گیارھویں کی رات سے پہلے کرنا کیسا؟	19
ریسٹورنٹ کا سامان پہنچا کر مزدوروں کا وہاں کھانا کھانا کیسا؟	9	مزار پر دُعا کیوں مانگتے ہیں؟	19
توکّل کا مفہوم کیا ہے؟	9	زِندہ شخص کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا؟	21
سفر کے دوران قراٰنِ کریم کہاں رکھیں؟	10	خُود لکڑیاں اُٹھا کر لائے (حکایت)	22
میوزک بہت زیادہ عام ہو گیا ہے	10	فیشل کروانا کیسا؟	22
کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیں (حکایت)	12	شوگر کے مریض کا دَم شُدہ کھجور کھانا کیسا؟	23
میوزیکل ٹیون لگانے والے کو کیسے سمجھائیں؟	13	پانی ضائع نہیں کرنا چاہیے	23

ماخذ ومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث بیروت
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
حاشیۃ السندی بشرح سنن النسائی للسیوطی	ابو الفضل عبد الرحمٰن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مکتب المطبوعات الاسلامیہ بحلب
ابن ماجہ	امام ابو الحسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت
شعب الإیمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
فردوس الأخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کنزالعمال	علی بن حسام الدین المتقی الہندی البرہان فوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الهندیة	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فتاویٰ امجدیہ	صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
إحیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
بہجۃ الاسرار	نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری، متوفی ۶۲۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران
اللمع فی تاریخ التصوف الاسلامی	عبد اللہ بن علی السراج طوسی، متوفی ۳۷۸ھ	دار الکتب الحدیثیہ مصر
تفریح الخاطر (مترجم)	سید عبد القادر اربلی: مترجم مولانا عبد الاحد قادری	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
مختصر فتاویٰ اہلِ سنت (قسط: ۱)	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنات کا بادشاہ	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غورو فکر'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

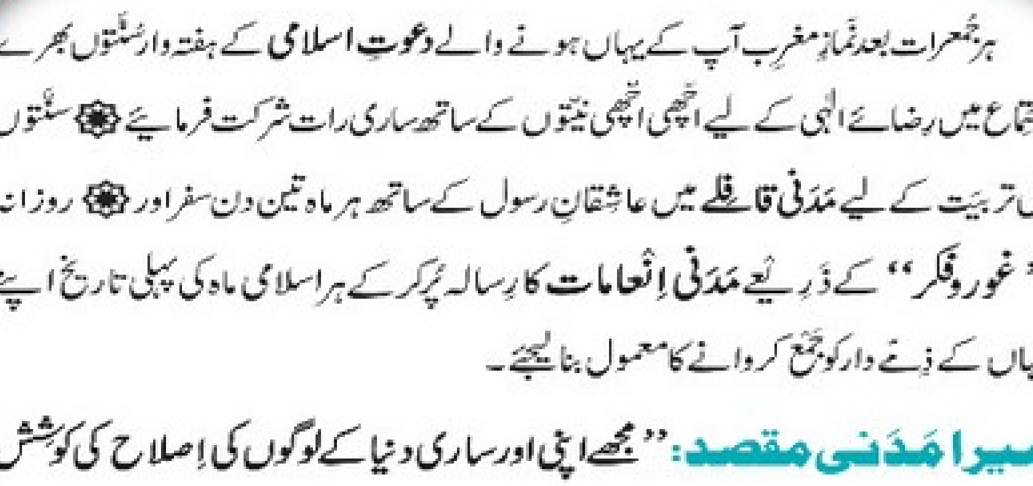

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net